آئی ٹی کارنر

دوست منیجر

بینک منیجر نے طالب علم سے آئی ٹی کی اہمیت کو اجاگر کیا!!!

تحریر : ڈاکٹر سائرہ بانو

فرحان اپنے ابو کے ساتھ بینک میں داخل ہوا تو یہ دیکھ کر پریشان ہوگیا کہ اندر بے حد رش تھا۔ کچھ لوگ چیک جمع کرا رہے تھی۔ اور کچھ کیش جمع کرا رہے تھی۔ کچھ لوگ بجلی،گیس اور ٹیلی فون کے بل جمع کرا رہے تھے ہر کائونٹر پر لمبی لمبی قطاریں لگی ہوئی تھیں مگر سب سے لمبی قطار اس کھڑکی کے سامنے لگی ہوئی تھی جہاں سے ادائیگی کی جارہی تھی۔

ابو! یہاں تو بہت رش ہی۔ بہت دیر لگ جائے گی۔‘‘ فرحان نے اپنے ابو سے کہا۔”

ہاں بیٹا...پہلے میں ایک کائونٹر پر اپنا چیک دوں گا جہاں سے مجھے ٹوکن مل جائے گا۔ اس کے بعد ہمیں لمبا انتظار ”
‘‘کرنا ہوگا۔

وہ کیوں ابو؟ آپ نے اس بینک میں اکائونٹ کھولا ہے اپنی رقم جمع کرائی ہی۔ اب جب آپ رقم نکلوانے آئے ہیں تو آپ ”
کو اتنا انتظار کرنا ہوگا۔‘‘ فرحان نے ناگواری سے کہا ”اپنی ہی رقم نکلوانے کے لیے ہمیں اتنا انتظار کرنا ہوگایہ تو بڑی
‘‘ناانصافی کی بات ہی۔

ہاں بیٹا...وہ تو ہے مگر بینک کا اپنا طریقہ ہوتا ہی۔ چیک اندر جائے گا جہاں ایک ذمے دار شخص چیک پر میرے ”
دستخط ان دستخطوں کے نمونوں سے ملائے گا جو میں نے اکائونٹ کھولتے وقت بینک میں جمع کرائے تھی۔ اس کے بعد یہ چیک دوسرے آدمی کے پاس جائے گا جو میرے اکائونٹ کو چیک کرے گا اگر اس میں اتنی رقم موجود ہے تو وہ چیک کو کلیئر کردے گا اور اگر نہیں ہے تو چیک واپس کردے گا۔ چیک کلیئر ہونے کے بعد ایک اور شخص کے پاس جاتا ہے جس پر وہ اپنے
‘‘دستخط کرکے کیشیئر کو دے دے گا۔ کیشیئر چیک پر لکھے میرے ٹوکن نمبر کو پکارے گا تو میں جاکر کیش لے لوں گا۔

ابو! یہ تو بڑی ناانصافی ہے کہ ہم اپنی ہی رقم لینے کے لیے اتنی تکلیف برداشت کریں۔‘‘ فرحان نے ناگواری سے کہا ”
‘‘دنیا کہاں سے کہاں پہنچ گئی ہے مگر ہمارے ہاں ابھی تک وہی پرانا طریقہ رائج ہی۔‘‘ یہ کہہ کر وہ اٹھا اور ٹہلتا ہوا اس کائونٹر کی طرف گیا جس کے سامنے بجلی،گیس اور ٹیلی فون کے بل جمع کرانے والوں کی لمبی لائن لگی ہوئی تھی۔ بل وصول کرنے والا شخص ایک ایک بل لیتا اس پر درج رقم وصول کرتا اور بل پر مہر لگاکر واپس کردیتا۔ اس کام میں خاصی دیر لگ رہی تھی ہر آدمی کے پاس دو دو تین بل تھی۔ فرحان اسی طرح گھومتا پھرتا بینک سے باہر آگیا۔ اس کی نظر سامنے والے بینک پر پڑی جس کے اندر اور باہر سناٹا تھا۔ فرحان کو بڑی حیرت ہوئی کہ ایک ہی علاقے کے ایک بینک میں رش ہے اور دوسرا خالی پڑا ہی۔ تجسس کے باعث اس کے قدم سامنے والے بینک کی طرف اٹھ گئی۔ بینک میں کچھ کسٹمر تھے اور اس کا اسٹاف بھی آرام سے کام کررہا تھا۔ فرحان حیرت کے عالم میں ادھر ادھر دیکھ رہا تھا کہ ایک شخص نے جو غالباً اس بینک کا منیجر تھا فرحان کو اشارے سے اپنی طرف بلالیا۔ فرحان جھجکتا ہوا اندر چلا گیا۔

کیا بات ہے بیٹا؟ تمھیں کسی سے ملنا ہے یا اکائونٹ کھولنے آئے ہو؟‘‘ منیجر نے مسکراتے ہوئے پوچھا ”نہیں سر! ”
دراصل میں اپنے ابو کے ساتھ سامنے والے بینک میں آیا تھا۔ ابو ٹوکن لے کر اپنی باری کے انتظار میں بیٹھے ہیں میں لوگوں کی بھیڑ بھاڑ کو دیکھتا ہوا ادھر چلا آیا۔

اس بینک میں اس قدر رش ہے ہر کائونٹر کے سامنے طویل قطاریں لگی ہیں اور آپ کے ہاں سناٹا ہی۔ ایسا کیوں ہی؟ لوگ آپ کے
‘ ‘ بینک میں آنا پسند نہیں کرتی؟

ہمارے کسٹمر سامنے والے بینک سے زیادہ ہیں۔‘‘ منیجر نے فرحان کو بتایا”ہمارے ہاں رش اس لیے نہیں ہے کیونکہ ”
‘‘ہمارے بینک سے 24 گھنٹے رقوم نکلوائی جاسکتی ہیں۔

کیا مطلب؟ آپ کا بینک کبھی بند نہیں ہوتا؟“ فرحان نے حیرت سے سوال کیا۔ ”

ہوتا ہے مگر کیش نکلوانے کے لیے ہمارے گاہک کسی بھی وقت آسکتے ہیں۔ “ منیجر نے کہا ”کیونکہ ہمارے ہاں اے ” “ٹی ایم کی سہولت ہی۔

اے ٹی ایم! وہ کیا ہوتا ہی؟“ فرحان کی آواز میں حیرت تھی۔ ”

دراصل ہم نے اپنے بینک میں آئی ٹی کو متعارف کرایا ہے اور اس نئی ٹیکنالوجی کے ذریعے اپنے بینک کے ہر کام ” کو آسان بنادیا ہی۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی نے ساری دنیا میں ہی انقلاب برپا کردیا ہی۔ ہم نے اپنے بینک میں اسی کو استعمال کیا ہی۔ اے ٹی ایم وہ مشین ہے جس میں بینک کا جاری کردہ ایک خاص کارڈ ڈالنے سے آپ اپنی مطلوبہ رقم کسی بھی دن حاصل “کرسکتے ہیں کسی بھی وقت حاصل کرسکتے ہیں۔

چاہے وہ دن چھٹی کا ہو یا رات کا وقت ہو؟“ فرحان نے حیرت سے سوال کیا۔ ”

بالکل آپ چھٹی کے دن اور رات میں بھی اے ٹی ایم کے ذریعے رقم نکال سکتے ہیں۔ “ منیجر نے بتایا ”اسی طرح ” بجلی، گیس اور ٹیلی فون کے بل بھی ہم کمپیوٹر کے ذریعے جمع کرتے ہیں جس سے کام بہت آسان اور تیز ہوجاتا ہی۔ بعض جگہ نادرا کیاسک مشینیں لگی ہیں جن کے ذریعے دن رات چوبیس گھنٹے میں کسی بھی وقت آپ بل جمع کراسکتے ہیں۔ نہ دھوپ میں کھڑے ہونے کی پریشانی اور نہ دن میں وقت نہ ملنے کی دقت۔ ہمارے کسٹمرز اے ٹی ایم کے ذریعے اپنی مرضی اور سہولت “کے مطابق رقم نکال سکتے ہیں نہ ہمیں پریشانی ہوتی ہے اور نہ انھیں۔

منیجر صاحب! میرے ابو کا اکائونٹ آپ کے بینک میں کھل سکتا ہی؟“ فرحان نے پوچھا۔ ”

بالکل کھل سکتا ہی۔ تمھارا جب جی چاہے اپنے ابو کو لے آنا۔ “منیجر نے کہا۔ ”

مگر سنا ہے بینک اکائونٹ ہولڈر کے شناختی کارڈ کی تصدیق کرواتا ہی۔ اس میں خاصا وقت لگ جاتا ہی۔ “ فرحان نے ” قدرے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

اب یہ مسئلہ بھی نہیں رہا ہی۔ “ منیجر نے کہا ”آئی ٹی کی سہولت نے اس مشکل کو حل کردیا ہی۔ اب ہر شخص کے ” $ شناختی کارڈ کی آسانی سے تصدیق ہوسکتی ہے کرنا صرف یہ ہوگا کہ ہمیں شناختی کارڈ جاری کرنے والے ادارے کی ویب سائٹ کھولنی ہوگی۔ اس میں ایک بکس میں اکائونٹ ہولڈر کے شناختی کارڈ کا نمبر درج کردیں اور کلک کردیں تھوڑی دیر میں مطلوبہ شخص کے متعلق ساری معلومات اسکرین پر آجائے گی۔ آج کل اسی طرح مجرموں اور قانون شکنی کرنے والے افراد کی “معلومات بھی کمپیوٹرز میں فیڈ کی جارہی ہیں جس سے ان کے بارے میں سب کچھ فوری طور پر پتا چل جاتا ہی۔

شکریہ منیجر صاحب!“ فرحان نے اٹھتے ہوئے کہا ”میں اپنے ابو کو لے کر آتا ہوں۔ “ یہ کہہ کر وہ سامنے والے ” بینک کی طرف چلاگیا۔

فرحان کے ابو کا چیک کیش ہوچکا تھاوہ پریشان نظروں سے فرحان کی طرف دیکھ رہے تھے جو ابھی ابھی بینک میں داخل ہوا تھا۔

کہاں چلے گئے تھے تم؟ میں پریشان ہوگیا تھا۔ “ ابو نے خفگی سے کہا۔ ”

معافی چاہتا ہوں ابو مگر میں ایک نئی دنیا دیکھ کر آرہا ہوں۔ “ یہ کہہ کر اس نے سامنے والے بینک منیجر سے ہونے ” والی پوری گفتگو اپنے ابو کے سامنے دہرا دی۔

بات یہ ہے فرحان بیٹے کہ میں بھی یہ سب جانتا ہوں۔ مجھے بھی اے ٹی ایم کی افادیت کا علم ہے مگر مسئلہ یہ ہے کہ ” میں اس لیے ڈرتا ہوں کہ اگر میرا کارڈ کہیں گم ہوگیا تو کوئی دوسرا اس سے فائدہ نہ اٹھالے لیکن اس کا بھی حل موجود ہی۔ “ یہ کہہ کر ابو سامنے والے بینک کی طرف بڑھ گئی۔

”ابو! ہر ٹیکنالوجی کا کوئی نہ کوئی فائدہ ہوتا ہے اور اس میں کوئی نہ کوئی نقصان بھی ہوتا ہے مگر جہاں تک آئی ٹی کی افادیت کا تعلق ہے تو اس کے فائدے اس کے نقصانات پر حاوی ہیں۔“ فرحان نے کہا۔

”ٹھیک ہی... ٹیکنالوجی ہمارے فائدے کے لیے ہوتی ہے اسے احتیاط سے استعمال کرنا ہمارا فرض ہی۔“ ابو نے مسکراتے ہوئے فرحان سے کہا اور اگلے ہی لمحے وہ دونوں سامنے والے بینک کے اندر داخل ہوگئی۔

*****